حصہ ب

مختصر سوالات

سوال نمبر 05

(17)

جواب: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول:

ہم نے خارجہ پالیسی کیلئے بنیادی اصول رکھے۔ آپ تمام ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات اور پڑوسیوں کے ساتھ خصوصی تعلقات اور دنیا میں امن اور مظلوم قوموں کی مدد چاہتے تھے۔ آپ اقوام متحدہ کے آئین کی پاسداری چاہتے تھے۔

KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA

عدالتی نظام :

آپ نے ملک کے عدالتی اور انتظامی نظام کو بحسن وخوبی چلانے کیلئے پاکستان کی سب سے بڑی عدالت فیڈرل کورٹ قائم کی۔ کیوں کہ عدالتی نظام کے بغیر ملک قائم نہیں رہ سکتا۔

معاشی حوالے سے اقدامات :

پاکستان کو مالیاتی استحکام بخشنے کیلئے قائداعظم نے یکم جولائی 1948ء کو تین کروڑ روپے کے سرمایہ سے سٹیٹ بینک آف پاکستان قائم کیا۔ سٹیٹ بینک کے افتتاح کے موقع پر آپ کا خطاب اسلامی معاشی نظام کے قیام کی دعوت دیتا ہے۔ کیوں کہ آپ نے اسلامی مساوات اور معاشرتی انصاف پر مبنی معاشی نظام کیلئے کہا۔

تعلیمی میدان :

آپ نے ہر موقع پر تعلیمی اداروں کے دورے کے دوران طلباء کو حصول تعلیم کی تلقین کی۔ آپ نے اسلامیہ کالج میں خطاب کے دوران طلباء کو قیام پاکستان کے بعد عملی سیاست سے دور اور تعلیم میں دلچسپی لینے کیلئے کہا تاکہ ملک کیلئے آپ نے پیغام میں نوجوانوں کیلئے جدید علوم سائنس اور ٹیکنالوجی کے حصول کا لازمی قرار دیا گیا۔ آپ تعلیم ہی کو کسی قوم کی ترقی کا ضامن خیال کرتے تھے۔

سوال نمبر 05

(V)

جواب:- آپؐ نے رفاہِ عامہ کو دیگر قوموں پر فوقیت دی۔
آپؓ نے دنیا کی تاریخ میں پہلی دفعہ ضرورت مند لوگوں کے وظائف مقرر کیے۔ معذور اور محتاج افراد کو بیت المال سے تنخواہیں دی جاتی تھیں۔ اکثر شہروں میں مہمان خانے بنوائے۔ مدینہ میں غریبوں کے لیے عام لنگر قائم تھا۔ لاوارث بچوں کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔ بچوں کی پیدائش کے دن سے ہی ان کا وظیفہ مقرر کر دیا جاتا تھا۔ سرکاری اخراجات سے جو رقم بچتی تھی وہ غریبوں میں تقسیم کی جاتی تھی۔ آپؓ نے دنیا میں پہلی مرتبہ پنشن کا نظام رائج کیا۔ آپؓ نے آب پاشی اور ذرائع آمد و رفت بہتر بنانے کے لیے نئی نہریں کھدوائیں۔

★ ★ ★ ★ ★

سوال نمبر 05

(II)

جواب: آب و ہوا کا انسانی زندگی پر اثر:

انسان کی زندگی پر آب و ہوا کا اثر مسلمہ ہے۔ اگر تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو صاف ظاہر ہے کہ پرانی تہذیبیں وہیں پھلی پھولیں جہاں انسانی زندگی کے جملہ پہلوؤں کے لیے آب و ہوا انتہائی سازگار رہی۔ موجودہ دور کی سائنسی ترقی اور موسمی حالات کو اپنے طور پر ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود آب و ہوا انسان کی محنت، طرزِ بودوباش، کاروبار، عادات، لباس، سوچ، رسم و رواج اور نقل و حرکت پر پوری طرح اثرانداز ہوتی ہے۔ غرضیکہ زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کرتی ہے

پاکستان ایک وسیع ملک ہے۔ اس کے طبعی خدوخال میں یکسانیت نہیں۔ اس کے کل رقبے کے 60 فیصد حصہ پر پہاڑ اور سطح مرتفع ہیں جبکہ باقی ماندہ حصے میدانی اور صحرائی ہیں۔ اس طرح اس کی آب و ہوا بھی ایک حصہ سے دوسرے حصے میں مختلف ہے۔ اس فرق کی بنیاد پر مختلف علاقوں میں تقسیم آبادی، لوگوں کے رہن سہن اور ان کی مصروفیات میں بھی فرق ہے

سوال نمبر 02

(VII)

جواب: مغربی طرزِ جمہوریت کی تعریف۔

مغربی جمہوریت کا مطلب ہے اکثریت کی حکومت۔ اس نظام کے تحت جو جماعت انتخابات میں اکثریت سے کامیابی حاصل کرتی ہے وہ اپنی حکومت قائم کرتی ہے۔ چنانچہ ہندوستان کے مسلمانوں نے درج ذیل وجوہات کی بنیاد پر مغربی جمہوری نظام کو مسترد کر دیا۔

1۔ رہن سہن میں اختلاف:

ہندو اور مسلمانوں کے رہن سہن کے طریقے بالکل ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ مسلمان ایک اللہ کی عبادت کرتے تھے جبکہ ہندو کئی خداؤں کی پوجا کرتے تھے۔

2۔ حکمران کی تبدیلی:

اگر مغربی جمہوری نظام ہندوستان میں قائم ہو جاتا تو مسلمانوں کا صرف آقا تبدیل ہو جاتا باقی وہی غلام رہ جاتے۔

3۔ ہندوؤں کا انتقام:

مسلمانوں نے ہندوستان پر کئی صدیاں حکومت کی تھی اور اگر مغربی طرزِ جمہوریت قائم ہو جاتی تو ہندو مسلمانوں سے اپنے ماضی کا بدلہ لے لیتے۔

4۔ مسلمانوں کا شناخت ختم ہو جانا:

مغربی طرزِ جمہوریت کے قائم ہو

سے مسلمانوں کا اپنا تشخص اور شناخت ختم ہو جاتا اور اسلام ہمیشہ کے لیے مٹ جاتا اس لیے مسلمانوں نے مغربی جمہوری نظام کو خیر باد کیا۔

سوال نمبر 05

(I)

جواب:- مسلم لیگ کا قیام اور مقاصد:

دسمبر 1906ء میں مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے اختتام پر مسلمان اکابرین نواب سلیم اللہ خان کی رہائش گاہ پر جمع ہو گئے۔ اس اجلاس کی صدارت نواب وقار الملک نے کی۔ اس نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے حقوق کی تحفظ کے لیے ایک سیاسی جماعت بنالیں۔ چنانچہ نواب صاحب کی اس بات پر کئی مسلمانوں رہنماؤں نے لبیک کہا اور یوں مسلم لیگ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

مقاصد:-

1- مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان مفاہمت کی کوشش

کرنا اور اُن کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کرنا۔

2- مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرنا اور تاج برطانیہ کے سامنے اُن کو پیش کرنا۔

3- مسلمانوں اور دوسرے اقوام کے درمیان مفاہمت پیدا کی فضاء پیدا کرنا اور اُن کے درمیان اختلافات کو ختم کرنا۔

درج بالا مطالبات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اور مسلم لیگ کو ایک منظم جماعت بنانے کے لیے 1908ء میں مسلم لیگ نے اپنا آئین بنایا اور سر سلطان محمد آغا خان سوم کو مسلم لیگ کا پہلا صدر مقرر کیا گیا۔ نواب محسن الملک اور نواب وقار الملک کو مسلم لیگ کے جوائنٹ سیکریٹری مقرر کر دیے۔

سوال نمبر 05

(III)

جواب:- **مذہبی یکجہتی**

ہماری ثقافت کی سب سے بڑی خاصیت اس کا اسلامی

رنگ ہے۔ ہماری آبادی کا غالب اکثریت مسلمان ہے اور یہ ایک مضبوط کڑی ہے۔ جو ہمیں بھائی چارے، محبت اور دوستی کے لازوال رشتوں میں باندھے ہوئے ہے۔ کیونکہ اسلام نسلی برتری، ذات پات اور علاقائی دھڑے بندیوں کی نفی کرتا ہے۔ ایک علاقے کے لوگ دوسرے علاقے کے لوگوں کے ساتھ آزادانہ میل جول اور رشتہ داریاں کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں تمام اقلیتوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر طرح کی مراعات اور آزادی حاصل ہے۔

مخلوط ثقافت:- پاکستانی ثقافت ایک مخلوط ثقافت ہے۔ مختلف زاویوں سے دیکھنے سے اس کے مختلف پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔ مقامی قدیم باشندوں کے علاوہ یہاں عربی، ایرانی، تورانی اور یونانی نسلوں کے لوگ آباد ہیں۔ ہر گروہ وہ اپنے ساتھ اپنے اپنے علاقائی اور نسلی رسم و رواج رہن سہن کے طریقے، لباس اور زبان لے کر آیا تھا۔ اس گروہی ثقافت نے دوسرے گروہوں پر اثر ڈالا۔ ان تمام ثقافتوں کا مرکز پاکستانی ثقافت ہے۔

معاشرت

پاکستانی معاشرت بنیادی طور پر سادہ اور حیادار ہے۔ لوگ عام طور پر روایت پسند ہیں اور ان کے رسم و رواج سادہ اور دلچسپ

زیادہ تر لوگ شہر کے خاندانی نظام کے زیر اثر زندگی گزارتے ہیں۔ خواتین کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ زیادہ تر آبادی دیہات میں ہے جہاں لوگ کھیتی باڑی کر کے اور مویشی پال کر زندگی گزارتے ہیں۔ شہروں میں اکثر لوگ ملازمت پیشہ اور تاجر ہیں۔ شادی بیاہ اب بھی روایتی انداز میں ہوتے ہیں۔

حصہ سوم

سوال نمبر 03

جواب: شہریوں کے فرائض

پاکستان کے شہریوں کو جہاں مساوی حقوق حاصل ہیں۔ وہاں ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں کیونکہ حقوق اور فرائض کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اور ان میں توازن قائم کیے بغیر کوئی معاشرہ ترقی

نہیں کر سکتا۔ پاکستانی شہری کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں

ملک سے وفاداری

ایک اچھے پاکستانی شہری لازم ہے کہ وہ ریاست پاکستان کا وفادار رہے اور کسی ایسی سرگرمی میں ملوث نہ ہو جو ملک کے ساتھ غداری کے زمرے میں آتی ہو۔

قانون کا احترام

ہر شہری کا اخلاقی اور قانونی فرض ہے کہ وہ تمام ملکی اور ریاستی قوانین کا احترام کرے اور کسی بھی صورت میں قانون کی خلاف ورزی کرے۔

6 8

ٹیکسوں کی ادائیگی

شہریوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکومت کی طرف سے عائد کردہ تمام ٹیکس بروقت ادا کریں کیونکہ ان کی ادائیگی کے بغیر حکومتی انتظامات چلانا اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے ترقیاتی کام کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

ووٹ کے حق کا صحیح استعمال

ووٹ کے حق کا صحیح استعمال ہر اچھے شہری کی بنیادی ذمہ داریوں میں اہم ترین فریضہ ہے۔ شہریوں کو چاہیے کہ وہ دیانتدار اور قابل امیدواروں کو ووٹ دیں تاکہ ملک کا

سیاسی نظام مضبوط ہو اور بدعنوانی کا خاتمہ کیا جا سکے۔

سماجی خدمت

ایک جمہوری ملک کا شہری اخلاقی طور پر اس بات کا پابند ہوتا ہے کہ وہ سماجی خدمت اور معاشرے کی فلاح و بہبود کے کاموں میں حصہ لے۔

قومی مفاد کی پاسداری

پاکستانی شہری ہونے کے ناطے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ملکی اور قومی مفاد کو ذاتی مفادات پر ترجیح دیں اور ایسی تمام سرگرمیاں سے دور رہیں۔

تعلیم کا حصول

تعلیم کا حاصل کرنا جہاں حقوق کا حصہ ہے وہاں اس کا شمار فرائض میں بھی ہوتا ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ بھی خود تعلیم حاصل کرے اور اپنے بچوں کو بھی تعلیم دلوائے کیونکہ تعلیم کے بغیر ترقی ممکن نہیں۔

محنت:

ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی فرائض کی ادائیگی کرے اور ملک کی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔

سوال نمبر 04

جواب:-

ارضِ پاکستان کا محلِ وقوع

براعظم ایشیا کے نقشے پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اس کے جنوب میں ایک جزیرہ نما قطعہ زمین واقع ہے جو جنوبی ایشیا کہلاتا ہے۔ اس کو کوہ ہمالیہ اور اس کی شاخیں براعظم کے شمالی حصے سے جدا کرتی ہیں۔ جنوبی ایشیا کے شمال مغربی حصے میں سرزمین پاکستان 61 اور 76 طول بلد مشرقی اور 24 اور 37 عرض بلد شمالی کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا کل رقبہ 796096 مربع کلومیٹر ہے۔ شمالی علاقہ جات اور مغربی قبائلی علاقہ جات کو ملا کر کل رقبہ 868591 مربع کلومیٹر ہو جاتا ہے۔

پاکستان کے شمال میں کوہ ہمالیہ اور کوہ قراقرم کا پہاڑی سلسلہ ہے یہاں افغانستان کے علاقے واخان کی ایک پٹی پاکستان کو تاجکستان سے جدا کرتی ہے۔ شمال مغرب میں افغانستان واقع ہے۔ مغرب میں ایران کا اسلامی ملک ہے پاکستان کے شمال مشرق میں مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر کے علاوہ جمہوریہ چین کے علاقے سنکیانگ اور تبت

واقع ہے۔ مشرق اور بھارت کے علاقے پنجاب اور راجستان واقع ہیں۔ پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب اور بحر ہند ہے

پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت

پاکستان جغرافیائی اور سیاسی لحاظ سے ایشیا کے مرکز اور دنیا کے حساس ترین خطے میں واقع ہے۔ پاکستان کا محل وقوع بین الاقوامی تجارت، علاقائی سالمیت اور اسلامی دنیا کے مفادات کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ دنیا میں چند ہی علاقے محل وقوع کے لحاظ سے اتنے اہم ہیں ان تمام ممالک کے ساتھ ہمارے تاریخی، مذہبی، ثقافتی اور تجارتی رشتے قائم ہیں۔ شمال مشرق میں پاکستان کی سرحدیں چین سے ملی ہوئی ہیں۔ چین کے ساتھ شاہراہ قراقرم کے راستے تجارت اور آمدورفت ہے۔ شاہراہ قراقرم تجارتی اور فوجی لحاظ سے بہت اہمیت کی حامل ہے۔

7 پاکستان وسطی ایشیا کا دروازہ

پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب ہے جو بحر ہند کا شمالی حصہ ہے۔ یہ بین الاقوامی سیاست کے لحاظ سے ہمیشہ خصوصی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ بحیرہ عرب کے کنارے کراچی کی اہم ترین بندرگاہ ہے جو بین الاقوامی بحری اور فضائی راستوں پر واقع ہونے کے باعث یورپی، ایشیائی اور افریقی ممالک کے درمیان رابطہ

میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ چین کی مدد سے تعمیر ہونے والی
نئی بندرگاہ گوادر کی روانگی سے بڑھے ہوئے تقاضوں
کو پورا کر سکے گی۔ ان بندرگاہوں کی سہولت کی وجہ سے
پاکستان کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔
افغانستان، تاجکستان، ازبکستان، کرغزستان، قازقستان
ترکمانستان اور آذربائیجان خشکی سے گھرے ہوئے ہیں
ان کی اپنی کوئی ایسی بندرگاہ نہیں جس کے ذریعے آسانی
سے بین الاقوامی بحری تجارتی راستوں تک رسائی
حاصل کی جا سکے۔ افغانستان پہلے ہی سے اپنی بیرونی
تجارت کے لیے پاکستان پر انحصار کرتا ہے۔ سوویت یونین
سے آزادی حاصل کرنے کے بعد ان مسلم ریاستوں اور
پاکستان کے درمیان صدیوں پرانے رشتے بحال ہو رہے ہیں
تیل، گیس، علمی، سیاحت و ثقافت، بینک کاری، صنعت
و تجارت، تعلیم اور دیگر کئی شعبوں میں باہمی اشتراک
اور امداد تعاون کے معاہدے ہو چکے ہیں۔ ایران، ترکی
اور پاکستان پر مشتمل اقتصادی تعاون کی تنظیم
مسلم ممالک اور افغانستان کو شامل کیا جا چکا ہے۔
چنانچہ افغانستان کے ساتھ کوئٹہ سے قندھار
ریل کی پٹڑی بچھانے کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ وسط
ایشیائی مسلم ریاستوں سے ریل کا رابطہ قائم کرنے
کا منصوبہ زیر غور ہے۔ وسطی ایشیا اور بحیرہ کیسپین کا
خطہ دنیا کے تیل و گیس کے سب سے بڑے ذخائر کا علاقہ

پایا جاتا ہے۔ ترکمانستان سے براستہ افغانستان گیس پائپ
لائن بچھانے کا معاہدہ بھی ہو چکا ہے۔